علوم السنہ
شش ماہی
شعبہ حدیث اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور

ISSN: 2959-2224 (Online) and 2959-2216 (Print)
Open Access: https://journals.iub.edu.pk/index.php/uas/index
Publisher by: Department of Hadith, The Islamia University of Bahawalpur, Pakistan.

عقیدہ معمودیہ (بپتسمہ) کی تردید: قرآنی آیت "صبغۃ اللہ" کی تفسیری روشنی میں ایک تحقیقی مطالعہ

Refutation of the Doctrine of Baptism (Maʿmūdiyyah): An Analytical Study in the Light of the Exegesis of the Qur'ānic Verse 'Ṣibghat Allāh'

Akhlaq Ahmed *
PhD Scholar Islamic Studies, Allama Iqbal Open University Islamabad
Email: akhlaqahmed593@gmail.com
Hafiz Saif ur Rehman
PhD Scholar Islamic Studies, Allama Iqbal Open University Islamabad
Email: saifurrehman5583@gmail.com
Saqib Ur Rehman
PhD Scholar Islamic Studies, Allama Iqbal Open University Islamabad
Email: msaqi15@gmail.com

Abstract:
This study examines the Christian doctrine of Baptism (Ma'mūdiyyah) in the light of the Qur'ānic concept of "Ṣibghat Allāh" mentioned in the Qur'ān (al-Baqarah 2:138). In Christian theology, Baptism is regarded as a sacred rite of purification and initiation into the faith, symbolizing spiritual rebirth and cleansing from sin. Historically, this practice can be traced back to earlier Jewish purification rituals, which were later incorporated into Christian religious tradition. The Qur'ān, however, presents a distinct perspective by rejecting the notion that spiritual purification can be achieved through ceremonial washing or ritual acts alone. Instead, it emphasizes that true purification is attained through the divine "color" of God — that is, through sincere faith (īmān), submission to the will of God, and adherence to His guidance. Classical Muslim exegetes as well as contemporary scholars have consistently interpreted this verse as a clear critique of the baptismal concept. From an Islamic viewpoint, purification is not dependent on symbolic rites but is rooted in the belief in tawḥīd and the inner spiritual transformation of the individual through righteous belief and practice.

Keywords: Baptism, Ma'mūdiyyah, Ṣibghat Allāh, Christian Theology, Tafsīr al-Qur'ān, Purification, Jewish Rituals, Tawḥīd, Islamic Theology, Exegesis

موضوع کا تعارف

اسلام سے پہلے جتنے بھی ادیان سماویہ گزرے ہیں کسی کی بنیادی تعلیمات اپنی اصل حالت میں موجود نہیں سوائے اسلام کے، اسی وجہ سے ہر مذہب اور دین کے لوگوں نے خود ساختہ نظریات کا بیج بویا اور مذہبی رہنماؤں نے چند گنے چنے پیسوں کے عوض دین میں تحریفات در تحریفات کیں۔ جس کی طرف قرآن کریم میں ان الفاظ سے اشارہ کیا گیا ہے:

اِشْتَرَوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ-اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ-1

* Email of corresponding author: akhlaqahmed593@gmail.com

اللہ کی آیتوں کے بدلے تھوڑے دام مول لیے تو اس کی راہ سے روکا بیشک وہ بہت ہی برے کام کرتے ہیں۔

قرآن کریم میں بہت سارے مذاہب وادیان کے بارے میں بات کی گئی، ان کے رہن سہن، طعام، لباس وغیرہ اسی طرح مختلف اقوام کے عقائد ونظریات پر بھی مفصل کلام موجود ہے۔ اور قرآن چوں کہ جوامع الکلم ہے اس لیے اس کے ایک ایک قطرے میں سمندر پنہاں ہے۔ بہت دفعہ قرآن کا اسلوب یہ رہا ہے کہ وہ عقیدہ کی صراحت کرکے اس کی تردید کرتا ہے اور بسااوقات صحیح عقیدہ کو ذکر کرکے اشارۃ اس باطل عقیدے کی تردید کردیتا ہے۔ ان میں سے ایک عقیدہ معمودیہ ہے، جو کہ نصاریٰ کا عقیدہ ہے۔

"معمودیہ" کا مفہوم

یہ عربی زبان کا لفظ ہے، جس کا مادہ اصلی (ع،م،د) ہے۔ جس کا معنی ستون، سہارا اور سربراہ کے آتے ہیں اور یہ جو نصاریٰ کی ایک

فیروزآبادی لکھتے ہیں:

والمعمودية: ماء للنصارى يغمسون فيه ولدهم معتقدين أنه تطهير له، كالختان لغيرهم.2

اور معمودیہ نصاری کے ہاں وہ پانی ہے جس میں وہ اپنے بچے کو غوطہ دیتے ہیں اس اعتقاد کے ساتھ کہ وہ اسے پاک کردے گا جس طرح کہ دیگر مذاہب (یہود واسلام) میں ختنہ انسان کو پاک کردیتا ہے۔

معمودیہ کو "بپتسمہ" بھی کہا جاتا ہے۔ "بپتسمہ" اصل میں یونانی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی اصطباغ یا غسل (Baptism) کے آتے ہیں اور مسیحیوں کی ایک مذہبی رسم سمجھی جاتی ہے جسے عیسائیوں کے ہاں از خود یسوع مسیح نے قائم کیا۔ اِس رسم کے ذریعے نومولود بچے یا غیر مسیحی آدمی (جب وہ عیسائیت قبول کرنا چاہے) کو مسیحیت میں داخل کیا جاتا ہے۔ یہ رسم عموماً ان کے معبد خانوں میں ادا کی جاتی ہے۔ بعض گرجاگھروں میں مسیحیوں کو اُس وقت بھی بپتسمہ دیا جاتا ہے جب وہ جوان ہو جائیں۔

صبغۃ اللہ کا مفہوم

اور آیت میں جو "صبغۃ" کا لفظ آیا ہے اس کے بارے میں علامہ راغب اصفہانی مفردات القرآن میں لکھتے ہیں:

"الصَّبْغُ : مصدر صَبَغْتُ ، والصِّبْغُ : المَصْبُوغُ ، وقوله تعالى: صِبْغَةَ اللَّهِ، إشارة إلى ما أوجده الله تعالى في الناس من العقل المتميّز به عن البهائم كالفطرة، وكانت النّصارى إذا ولد لهم ولد غمسوه بعد السّابع في ماء عموديّة يزعمون أنّ ذلك صِبْغَةٌ ، فقال تعالى له ذلك، وقال : وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ صِبْغَةً" 3

الصبغ یہ صبغت کا مصدر ہے اور صبغ، مصبوغ کے معنی میں آتا ہے اور آیت کریمہ:۔ صِبْغَۃَ اللّٰہِ (کہدو کہ ہم نے) خدا کا رنگ اختیار کرلیا ہے۔ میں عقل کی طرف اشارہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے انسان کے اندر پیدا کیا ہے اور وہ اس کے ذریعے بہائم سے ممتاز ہوتا ہے۔ جیسا کہ فطرت انسانیہ۔ مسیحیوں کے ہاں دستور یہ تھا کہ جب بچہ پیدا ہوتا تو وہ ساتویں روز اسے عمودیہ (زرد رنگ کے پانی) میں غوطہ دیتے اور اس کا نام صبغۃ یعنی دین رکھتے اس لئے اللہ تعالیٰ نے دین کو صبغۃ اللہ کہا اور فرمایا۔

"وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ صِبْغَةً" 4

اور اللہ سے بہتر رنگ یعنی دین کس کا ہو سکتا ہے۔

عیسائیوں نے ایک زرد رنگ کا پانی مقرر کر رکھا ہے جو ہر عیسائی بچے کو بھی اور ہر اس شخص کو بھی دیا جاتا ہے جسکو عیسائی بنانا مقصود ہوتا ہے اس رسم کا نام ان کے ہاں بپتسمہ ہے۔ یہ ان کے نزدیک بہت ضروری ہے، اس کے بغیر وہ کسی کو پاک تصور نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی تردید فرمائی اور کہا اصل رنگ تو اللہ کا رنگ ہے۔ اس سے بہتر کوئی رنگ نہیں اور اللہ کے رنگ سے مراد وہ دین فطرت یعنی دین اسلام ہے۔ جس کی طرف ہر نبی نے اپنے اپنے دور میں اپنی اپنی امتوں کو دعوت دی۔ یعنی دعوت توحید۔

معمودیہ کی ابتداء

ابتداء میں یہ عقیدہ یہودیوں کا بھی تھا جیسا کہ مولانا مودودی فرماتے ہیں:

مسیحیّت کے ظہُور سے پہلے یہُودیوں کے ہاں یہ رسم تھی کہ جو شخص ان کے مذہب میں داخل ہوتا، اسے غُسل دیتے تھے اور اس غُسل کے معنی ان کے ہاں یہ تھے کہ گویا اس کے گناہ دُھل گئے اور اس نے زندگی کا ایک نیا رنگ اختیار کر لیا۔ یہی چیز بعد میں مسیحیوں نے اختیار کر لی۔ اس کا اصطلاحی نام ان کے ہاں اِصطباغ (بپتسمہ) ہے اور یہ اصطباغ نہ صرف ان لوگوں کو دیا جاتا ہے جو ان کے مذہب میں داخل ہوتے ہیں، بلکہ بچّوں کو بھی دیا جاتا ہے۔ اسی کے متعلق قرآن کہتا ہے، اس رسمی اصطباغ میں کیا رکھا ہے؟ اللہ کا رنگ اختیار کرو، جو کسی پانی سے نہیں چڑھتا، بلکہ اس کی بندگی کا طریقہ اختیار کرنے سے چڑھتا ہے۔5

اسی کی تائید "تیسیر القرآن" کی مصنف عبد الرحمان کیلانی کی اس آیت کی تفسیر سے بھی ہوتی ہے، وہ لکھتے ہیں:

جب کوئی شخص یہودی مذہب میں داخل ہوتا تو وہ اسے غسل دیتے اور کہتے کہ اس کے سب سابقہ گناہ دھل گئے اور عیسائی اس غسل کے پانی میں زرد رنگ بھی ملا لیا کرتے۔ اور یہ غسل صرف مذہب میں نئے داخل ہونے والوں کو ہی نہیں بلکہ نومولود بچوں کو بھی دیا جاتا اور اس رسم کو وہ اصطباغ یا بپتسمہ کہتے تھے۔6

معمودیہ کا طریقہ

معمودیہ / بپتسمہ دینے کے تین طریقے ہیں:

جس میں نومولود بچے یا غیر مسیحی شخص جو عیسائیت قبول کرنا چاہ رہا ہو پر مقدس پانی چھڑک کر یا اُنڈیل کر یا پانی کے حوض میں ڈُبکی لگوانے کے عمل سے مسیحیت میں باقاعدہ داخل کیا جاتا ہے7۔

اسی طرح بپتسمہ دریا، سمندر یا چشمہ جیسی کسی بہتے ہوئے پانی کے ذریعے بھی کیا جاتا ہے۔

عیسائیوں کے ہاں معمودیہ / بپتسمہ کا ثبوت

عیسائیوں میں جو لوگ بپتسمہ کے قائل ہیں وہ مندرجہ ذیل دلائل کا سہارا لیتے ہیں:

کتاب مقدس میں ہے:

"جو ایمان لائے اور بپتسمہ لے وہ نجات پائے گا اور جو ایمان نہ لائے وہ مجرم ٹھہرایا جائے گا"۔8

ایک اور جگہ ہے:

"دریائے اردن پر یسوع مسیح نے یوحنا اصطباغی سے بپتسمہ لیا"9۔ اور صعودِ آسمانی کے وقت اپنے حواریوں کو بھی بذریعہ باپ، بیٹے اور روح القدس کے نام میں بپتسمہ دینے اور انجیل کی منادی کا حکم صادر فرمایا"۔10

مذکورہ عقیدہ کی تردید میں قرآنی آیت کا نزول

"صِبْغَةَ اللَّهِ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ صِبْغَةً وَنَحْنُ لَهُ عَابِدُونَ"11

"(اے مسلمانوں کہ دو کہ) ہم پر تو اللہ نے اپنا رنگ چڑھا دیا ہے اور کون ہے جو اللہ سے بہتر رن چڑھائے؟ اور ہم صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں"۔

کی تفسیر میں تقریباً تمام مفسرین اس بات پر متفق نظر آتے کہ یہ آیت عیسائیوں کے اس خود ساختہ عقیدہ معمودیہ کی تردید کے لیے نازل ہوئی ہے۔ اگرچہ اس آیت کے پس منظر میں اور تفسیریں بھی کی گئی ہیں۔ علامہ بغوی حضرت عبد اللہ بن عباسؓ سے نقل کرتے ہوئے اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

وقال ابن عباس: هي أن النصارى إذا ولد لأحدهم ولد فأتى [5] عليه سبعة أيام غمسوه في ماء لهم أصفر، يقال له: المعمودية، وصبغوه به ليطهروه بذلك الماء مكان الختان، فإذا فعلوا به ذلك قالوا: الآن صار نصرانيا حقا۔12

ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نصاری کے ہاں جب کوئی بچہ پیدا ہوتا تو ساتویں دن اسے زرد رنگ کے پانی غوطہ دیتے جسے معمودیہ کہا جاتا ہے۔ اور ختنہ کی جگہ اس رنگ میں اسے رنگتے تاکہ وہ اس پانی کے ساتھ پاک ہو جائے۔ جب کر لیتے تو کہتے اب یہ پکا نصرانی بن چکا ہے۔

اس تفسیر سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ یہ کام وہ ختنہ کی جگہ کرتے تھے۔ مفتی محمد شفیع عثمانی اپنی تفسیر معارف القرآن میں اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

"نصاریٰ کی عادت تھی کہ جو بچہ پیدا ہوا اس کو ساتویں روز ایک رنگین پانی میں نہلاتے تھے، اور بجائے ختنہ کے ہی نہلانے کو بچہ کی طہارت اور دین نصرانیت کا پختہ رنگ سمجھتے تھے، اس آیت نے بتلایا کہ یہ پانی کا رنگ تو ڈھل کر ختم ہو جاتا ہے، اس کا بعد میں کوئی اثر نہیں رہتا، نیز ختنہ نہ کرنے کی وجہ سے جو گندگی ہے، وہ ناپاکی جسم میں رہتی ہے اس سے بھی یہ رنگ نجات نہیں دیتا، اصل رنگ دین و ایمان کا رنگ ہے جو ظاہری اور باطنی پاکی کی ضمانت بھی ہے اور باقی رہنے والا بھی"13۔

اور اس نہلانے کو وہ یہ خیال کرتے تھے کہ اس سے وہ گناہوں سے پاک وصاف ہو گیا ہے۔ کیوں کہ ان کا عقیدہ ہے کہ انسان پیدائشی گناہ گار ہے جب تک وہ بپتسمہ نہ لے وہ اس گناہ سے پاک نہیں ہو سکتا۔ مفتی تقی عثمانی لکھتے ہیں:

اس میں عیسائیوں کی رسم بپتسمہ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے جسے اصطباغ (رنگ چڑھانا) بھی کہا جاتا ہے، کسی شخص کو عیسائی بنتے وقت وہ اسے غسل دیتے ہیں جو بعض اوقات رنگا ہوا پانی ہوتا ہے، ان کے خیال میں اس طرح اس پر عیسائی مذہب کا رنگ چڑھ جاتا ہے، یہ بپتسمہ پیدا ہونے والے بچوں کو بھی دیا جاتا ہے کیونکہ ان کے عقیدے کے مطابق ہر بچہ ماں کے پیٹ سے گنہگار پیدا ہوتا ہے اور جب تک وہ بپتسمہ نہ لے

گا گنہگار رہتا ہے اور یسوع مسیح کے کفارے کا حق دار نہیں ہوتا، قرآن کریم کا ارشاد ہے کہ اس بے سروپا خیال کی کوئی حقیقت نہیں، رنگ چڑھانا ہے تو اللہ کا رنگ چڑھاؤ جو توحید خالص کا رنگ ہے۔14

صبغۃ اللہ کی مراد

صبغۃ اللہ کا معنی "اللہ کے رنگ" کے آتا ہے۔ اور اس سے کیا مراد ہے؟ اس کے بارے میں امام رازی نے اپنی تفسیر کبیر میں چند اقوال نقل کیے ہیں، وہ فرماتے ہیں:

ثم اختلفوا في المراد بصبغة الله على أقوال. الأول: أنه دين الله وذكروا في أنه لم سمي دين الله بصبغة الله وجوها. أحدها: أن بعض النصارى كانوا يغمسون أولادهم في ماء أصفر يسمونه المعمودية ويقولون:هو تطهير لهم. وإذا فعل الواحد بولده ذلك قال: الآن صار نصرانيا. فقال الله تعالى: اطلبوا صبغة الله وهي الدين، والإسلام لاصبغتهم، والسبب في إطلاق لفظ الصبغة على الدين طريقة المشاكلة 15

صبغۃ اللہ سے مراد "دین اللہ" ہے یعنی اللہ کا دین اور اسے دین اللہ کہنے کی وجہ یہ ہے کچھ نصاری عقیدہ معمودیہ کا اعتقاد رکھتے تھے اور کہتے تھے کہ اب وہ پکا نصرانی ہو گیا تو اللہ نے فرمایا اللہ کے رنگ یعنی اللہ کے دین کی طلب رکھو۔ اور یہ بطور مشاکلہ کے کہا گیا۔

دوسرا قول یہ ہے کہ صبغۃ اللہ سے مراد فطرت اللہ ہے جیسا کہ کلام مقدس میں اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

"فطرت الله التي فطر الناس عليها لا تبديل لخلق الله"16

اللہ کی بنائی ہوئی فطرت پر چلو جس پر اس نے سب لوگوں کو پیدا کیا۔

اس صورت میں اس کا مطلب یہ ہو گا کہ اللہ نے ہر انسان میں یہ صلاحیت رکھ دی ہے کہ وہ اپنے خالق کو پہچانے، اور آثار اس بات پر دال ہیں کہ وہ ہر کام میں اپنے خالق کا محتاج ہے۔ چنانچہ آگے چل کر وہ فرماتے ہیں:

أن صبغة الله فطرته وهو كقوله:ومعنى هذا الوجه أن الإنسان موسوم في تركيبه وبنيته بالعجز والفاقة، والآثار الشاهدة عليه بالحدوث والافتقار إلى الخالق فهذه الآثار كالصبغة له 17

تیسرا قول یہ ہے کہ صبغۃ اللہ سے مراد ختنہ ہے جو انسان کی پاکی کا ذریعہ ہے۔ جیسا کہ نصاریٰ کے ہاں پاکی کا ذریعہ عمودیہ کا عقیدہ ہے اسی طرح مسلمانوں کے لیے ختنہ پاکی کا ذریعہ ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

القول الثالث: أن صبغة الله هي الختان، الذي هو تطهير، أي كما أن المخصوص الذي للنصارى تطهير لهم فكذلك الختان تطهير للمسلمين18

علامہ ابوحیان اندلسی صبغۃ اللہ کی تفسیر میں عقیدہ معمودیہ کی تردید کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

والنصارى إذا ولد لهم مولود غمسوه في السابع في ماء يقال له المعمودية، فيتطهر عندهم ويصير نصرانيا. استغنوا به عن الختان، فرد الله عليهم بقوله: صبغة الله، أو الاغتسال للدخول في الإسلام عوضا عن ماء المعمودية19

نصاریٰ ساتویں دن مولود کو پانی میں ڈبو کر نکالتے جسے معمودیہ کہا جاتا ہے جس سے وہ ان کے زعم کے مطابق پاک ہو جاتا اور پکا نصرانی بن جاتا اور اسے وہ ختنہ کا متبادل خیال کیا کرتے تھے۔ تو اللہ ان کی تردید فرمائی اپنی اس آیت میں اور اس صبغۃ اللہ سے مراد یا تو ختنہ ہے اور اسلام میں دخول کے وقت کا غسل مراد ہے۔

خلاصہ ونتائج بحث

بپتسمہ دراصل ایک مذہبی غسل ہے جسے مسیحی گناہوں کی تطہیر اور دین میں داخلے کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ تاریخی شواہد سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ رسم ابتدا میں یہودیوں کے ہاں موجود تھی، جسے بعد میں نصاریٰ نے اختیار کیا۔ قرآن مجید اس عقیدہ کی تردید کرتے ہوئے یہ اعلان کرتا ہے کہ اصل پاکیزگی اور حقیقی رنگ اللہ کا رنگ ہے، جو پانی کے غسل سے نہیں بلکہ ایمان، توحید، اور اللہ کی اطاعت کے ذریعے نصیب ہوتا ہے۔ کلاسیکی مفسرین امام راغب، ابن عباس، امام رازی، بغوی، ابو حیان اور جدید محققین مولانا مودودی، مفتی محمد شفیع، اور مفتی تقی عثمانیسب اس بات پر متفق ہیں کہ یہ آیت مسیحی بپتسمہ کی ردّ ہے۔ بحث کے آخر میں یہ نتیجہ سامنے آتا ہے کہ:

- معمودیہ ایک انسان ساختہ رسم ہے،
- اس میں باطنی پاکیزگی کا کوئی حقیقی تعلق نہیں،
- قرآن ظاہری غسل کے بجائے باطنی پاکیزگی اور عقیدۂ توحید کو اصل معیار قرار دیتا ہے۔
- یوں آیت صبغۃ اللہ عیسائی بپتسمہ کے مقابلے میں خالص اسلامی تصورِ تطہیر پیش کرتی ہے، جو انسان کے دل و دماغ کو حقیقی طور پر تبدیل کرتا ہے اور اسے اللہ کی بندگی کی طرف لے جاتا ہے۔

حوالہ جات وحواشی

1 التوبۃ 9:9

Al-Taubah 9: 9.

2 فیروز آبادی، مجد الدین ابو طاہر محمد بن یعقوب، القاموس المحیط، ج1، ص301، مؤسسۃ الرسالۃ للطباعۃ والنشر والتوزیع، بیروت، لبنان الطبعۃ: الثامنۃ، 1426ھ-2005م

Fayrūz Ābādī, Majd al-Dīn Abū Ṭāhir Muḥammad bin Ya‘qūb. Al-Qāmūs al-Muḥīṭ. Beirut: Mu’assasat al-Risālah li al-Ṭibā‘ah wa al-Nashr wa al-Tawzī‘, 8th ed., 1426 AH / 2005, Vol.1, p. 301.

3 الراغب الأصفهاني، أبو القاسم الحسين بن محم، المفردات في غريب القرآن، دمشق/بيروت: دار القلم، الدار الشامية، الطبعة الأولى، 1412ھ۔ ج1، ص475

Al-Rāghib al-Aṣfahānī, Abū al-Qāsim al-Ḥusayn bin Muḥammad. Al-Mufradāt fī Gharīb al-Qur’ān. Damascus/Beirut: Dār al-Qalam, al-Dār al-Shāmiyyah, 1st ed., 1412 AH. Vol. 1, p. 475.

4 البقرۃ:138

Al-Baqara:138

5 مودودی، سید ابو الاعلیٰ، تفہیم القرآن، ترجمان القرآن، لاہور، ج1ص116

Maudūdī, Sayyid Abū al-A‘lā. Tafhīm al-Qur’ān. Lahore: Tarjumān al-Qur’ān, Vol. 1, p. 116.

6 کیلانی، مولاناعبدالرحمن۔تیسیرالقرآن .جلد1، تفسیر سورہ البقرہ، آیت138.لاہور: مکتبۃ السلام، وسن پورہ۔

Kīlānī, Maulana ‘Abd al-Raḥmān. Taysīr al-Qur’ān. Vol. 1, Tafsīr Sūrah al-Baqarah, Āyah 138. Lahore: Maktabat al-Salām, Wasan Pura.

7 https://classroom.synonym.com/3-types-of-baptism-in-christianity-12083516.html

8 مرقس، باب16 آیت15

Mark, Chapter 16, Verse 15.

9 متی، باب3، آیت13تا17

Matthew, Chapter 3, Verses 13–17.

10 المرجع السابق: باب28، آیت16تا20

Al-Marji‘ al-Sābiq, Chapter 28, Verses 16–20.

11 البقرۃ:138

Al-Baqarah: 138.

12 البغوي، محيي السنة ، أبو محمد الحسين بن مسعود بن محمد بن الفراء الشافعي (المتوفى : 510ھ)، معالم التنزيل في تفسير القرآن ، ج1 ص173، دار إحياء التراث العربي –بيروت، الطبعة: الأولى، 1420ھ۔

Al-Baghawī, Muḥyī al-Sunnah Abū Muḥammad al-Ḥusayn bin Mas‘ūd bin Muḥammad al-Farrā’ al-Shāfi‘ī (d. 510 AH). Ma‘ālim al-Tanzīl fī Tafsīr al-Qur’ān. Vol. 1, p. 173. Beirut: Dār Iḥyā’ al-Turāth al-‘Arabī, 1st ed., 1420 AH.

13 محمد شفیع، تفسیر معارف القرآن، جلد1 ص 357، ادارۃ المعارف کراچی

Muḥammad Shafī‘. Tafsīr Ma‘ārif al-Qur’ān. Vol. 1, p. 357. Karachi: Idārat al-Ma‘ārif.

14 تقی عثمانی، مفتی، آسان ترجمہ قرآن، ادارۃ المعارف کراچی

Taqī ‘Usmānī, Muftī. Āsān Tarjamah Qur’ān. Karachi: Idārat al-Ma‘ārif.

15 الرازي، فخر الدين، محمد بن عمر، مفاتيح الغيب، دار إحياء التراث العربي، الطبعة الثالثة، 1420ھ۔ ج4، ص75

Al-Rāzī, Fakhr al-Dīn Muḥammad bin ‘Umar. Mafātīḥ al-Ghayb. Beirut: Dār Iḥyā’ al-Turāth al-‘Arabī, 3rd ed., 1420 AH. Vol. 4, p. 75.

16 الروم:(30)

Al-Rūm: 30.

17 تفسير الرازي: ج4، ص75

Tafsīr al-Rāzī. Vol. 4, p. 75.

18 أيضاً

ibid.

19 ابو حیان الاندلسی، محمد بن یوسف (المتوفى: 745ھ)، البحر المحيط في التفسير، ج1، ص655، دار الفكر –بيروت، الطبعة: 1420ھ۔

Abū Ḥayyān al-Andalusī, Muḥammad bin Yūsuf (d. 745 AH). Al-Baḥr al-Muḥīṭ fī al-Tafsīr. Vol. 1, p. 655. Beirut: Dār al-Fikr, 1420 AH.